مطبوعات

میرج کمیشن رپورٹ ایکس رے (بزبان انگریزی) مرتب و مترجم: پروفیسر خورشید احمد صاحب ایم۔ اے، ایل، ایل، بی ضخامت ۱۳۵ صفحات۔ طباعت گوارا قیمت دس روپے یا بیس شلنگ۔ شائع کردہ: چراغِ راہ پبلیکیشنز، کراچی۔ لاہور میں: اسلامک پبلیکیشنز شاہ عالم مارکیٹ، لاہور۔

پاکستان بننے کے کچھ ہی مدت بعد جب اقتدار کی باگیں "متجددین" کے ہاتھ میں آئیں تو انھوں نے مسلم قوم کی عائلی زندگی میں بھی مغربی طرزِ فکر کی پیروی میں تغیرات کرنے کا عزم کیا۔ چونکہ انسان کا یہ گوشہ جذبات سے لبریز ہوتا ہے اس لیے اس معاملہ میں بڑی ہی چالاکی اور ہوشیاری دکھائی گئی۔ سب سے پہلے انگریز کو کوسا گیا جس نے اپنے تسلط کے دوران میں مسلمانوں کے معاشرتی قانون کے فطری ارتقاء کو روکنے کی تدابیر کیں۔ اس کے بعد مسلمان عورت کی مظلومیت پر بڑے کرب و اضطراب کے ساتھ آنسو بہائے گئے۔ پھر اس کا علاج یہ تجویز کیا گیا کہ مسلمانوں کے پورے عائلی نظام کو بدل دیا جائے۔ امتِ مسلمہ کے لیے یہ ایک فیلڈ تھا جسے صرف اس مقصد کے لیے چھوڑا گیا تاکہ یہ معلوم کیا جاسکے کہ یہ قوم کہاں تک تبدیلی گوارا کرسکتی ہے۔ اس تجویز کے مجوزین اسے ایک ٹسٹ کیس بنانا چاہتے تھے جس کے بعد تغیرات اور تبدیلیوں کا راستہ ہموار ہوسکتا تھا۔

خدا بھلا کرے علماءِ حق کا جنہوں نے بر وقت اس خطرہ کو بھانپتے ہوئے اس کے سدِباب کی فکر کی۔ خود مولانا احتشام الحق صاحب جو اس کمیشن کے ایک معزز رکن تھے انھوں نے ایک زبردست اختلافی نوٹ تحریر کیا۔ مولانا مودودی صاحب نے بھی کمیشن کے سوالنامہ کا جواب دیتے ہوئے ان خطرات کی نشاندھی کی جو اس نئے طرزِ فکر کے پیچھے جھلک رہے تھے۔ رپورٹ کے شائع ہونے کے بعد مولانا امین احسن اصلاحی صاحب نے اس رپورٹ پر ایک نہایت فاضلانہ تبصرہ لکھا اور اس کے پیچھے جو غلط ذہن کام کر رہا تھا اس کا بڑی دیدہ وری سے پردہ چاک کیا۔

اب انہیں مقالات کو پروفیسر خورشید احمد صاحب نے نہ صرف انگریزی کے سانچے میں ڈھالا ہے بلکہ انہیں از سرِ نو مرتب کر کے ان کی افادیت کو بڑھا دیا ہے۔ پھر اس مجموعہ میں انہوں نے جو اپنا مقالہ شامل کیا ہے وہ ہر لحاظ سے اس میں ایک نہایت قابلِ قدر اضافہ ہے۔

مولانا امین احسن اصلاحی صاحب نے بڑی صراحت کے ساتھ اس حقیقت کو واضح کیا ہے کہ اجتہاد خود سری کا نام نہیں بلکہ قرآن و سنت کی پیروی کا دوسرا نام ہے اس بنا پر وہ اجتہاد جو اسلاف کے سارے علمی کارناموں کو نظر انداز کر کے دین کے اندر من مانے خیالات کی ترویج و اشاعت کرے اس سے امت مسلمہ کو پناہ مانگنی چاہیے! اجتہاد کے کچھ حدود و قیود ہیں جن کی حضور سرور کائنات نے تصریح فرمائی ہے اس بنا پر ہر سر پھرا مجتہد نہیں ہو سکتا بلکہ اس فرض کو وہی شخص احسن طریق سے سرانجام دے سکتا ہے جو قرآن و سنت کے ساتھ گہری وابستگی رکھتا ہو اور جس کا مقصد زندگی کے ہر معاملے میں خدا اور اس کے رسول کا منشا معلوم کرنا ہو۔

پروفیسر خورشید احمد صاحب نے کتاب کے آخری حصے میں تعدّدِ ازواج کے موضوع پر بڑی فکر انگیز بحث اٹھائی ہے اور دلائل سے اس حقیقت کو واضح کیا ہے کہ تعدد ازواج کا مسئلہ کوئی اتنا اہم مسئلہ نہیں اس کے متعلق جو سنسنی خیزی پھیلائی جا رہی ہے اس کے کچھ دوسرے محرکات ہیں۔ پاکستان کے معرضِ وجود میں آنے سے پہلے جب تعدد ازواج کے متعلق اعداد و شمار جمع کیے گئے تو معلوم ہوا کہ ایک ہزار میں ایک مثل میں مرد ایسے تھے جن کی ایک سے زیادہ بیویاں تھیں۔ تعدد ازواج کوئی خلافِ انصاف اور خلافِ فطرت بات نہیں۔ اس سے بسا اوقات بہت سی عائلی الجھنیں دور ہو جاتی ہیں پھر یہ اخلاق کی حفاظت اور پاسبانی کا ایک موثر ذریعہ ہے اس سلسلہ میں خورشید صاحب نے جو اقتباسات دیئے ہیں وہ یوں تو سارے ہی ایک سے عمدہ ہیں لیکن مشہور لیڈر مسز ڈاکٹر اینی بیسنٹ کی تصریحات اس معاملہ میں بڑی قابلِ غور ہیں۔ وہ فرماتی ہیں:۔

"مغرب میں اگرچہ بظاہر تو ایک شادی کا رواج ہے لیکن درحقیقت وہاں تعدد ازواج کا دور دورہ ہے اور وہ بھی اس نوعیت کا جس میں مرد پر کوئی ذمہ داری عائد نہیں ہوتی۔ مرد جب ایک عورت سے متمتع ہونے کے بعد اکتا جاتا ہے تو وہ اسے چھوڑ دیتا ہے اور وہ آہستہ آہستہ ایک بازاری عورت بن جاتی ہے۔ پہلا عاشق اس کے مستقبل کی قطعاً کوئی ذمہ داری نہیں اٹھاتا اور اس کی حالت اس عورت کی

(باقی صہ ۶۳ پر)